

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

## لواطت کے کفارہ کے متعلق شرعی حکم

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ لواطت کا کفارہ کیا ہے؟

جواب

ہم جنس پرستی (لواطت) ایک نہایت قبیح، نجیث، ناجائز و حرام کام ہے، بلکہ لواطت تو زنا سے بھی زیادہ نجیث اور بدتر ہے اور اس کی مذمت قرآن و حدیث میں بیان کی گئی ہے۔ حضرت لوط علیہ السلام کی قوم پر اسی مذموم و ملعون کام کی وجہ سے عذاب نازل ہوا تھا۔ جو شخص اس گناہ میں مبتلا ہو، اس پر لازم ہے کہ فوراً سچے دل سے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں توبہ کرے، ندامت اختیار کرے اور آئندہ ہمیشہ کے لیے اس سے بچنے کا پختہ ارادہ کرے۔ شریعتِ مطہرہ میں اس گناہ کے لیے کوئی مخصوص کفارہ مقرر نہیں، اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں خالص اور سچی توبہ کرنا ہی اس کا اصل کفارہ ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿وَلَوْ طَا إِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ أَتَأْتُونَ الْفَاحِشَةَ مَا سَبَقَكُمْ بِهَا مِنْ أَحَدٍ مِّنَ

الْعَالَمِينَ﴾ (۸۰) إِنَّكُمْ لَتَأْتُونَ الرِّجَالَ شَهْوَةً مِّنْ دُونِ النِّسَاءِ ۗ بَلْ أَنْتُمْ قَوْمٌ مُّسْرِفُونَ (۸۱) ﴿

ترجمہ کنز العرفان: اور لوط کو یاد کرو جب اس نے اپنی قوم سے فرمایا: کیا تم بے حیائی کا کام کرتے ہو حالانکہ

تم دیکھ رہے ہو۔ کیا تم عورتوں کو چھوڑ کر مردوں کے پاس شہوت سے جاتے ہو بلکہ تم لوگ حد سے

گزرے ہوئے ہو۔ (پارہ 8، سورۃ الاعراف: 80، 81)

مسند احمد کی حدیث پاک میں ہے: ”عن ابن عباس، قال: قال النبي صلى الله عليه وسلم: --- ملعون من

عمل بعمل قوم لوط“ ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ

وسلم نے فرمایا: جو قوم لوط جیسا عمل کرے (یعنی لواطت کرے) وہ ملعون ہے۔ (مسند احمد، جلد 3، صفحہ

368، رقم الحدیث: 1875، مؤسسۃ الرسالۃ)

در مختار میں ہے: ”وفي البحر حرمتها أشد من الزنا لحرمتها عقلاً وشرعاً وطبعاً--- وعدم الحد

عنده لا لخفتها بل للتغليظ لانه مطهر على قول“ ترجمہ: اور بحر الرائق میں ہے کہ اس (لواطت) کی

حرمت زنا سے بھی زیادہ سخت ہے، کیونکہ اس کی حرمت عقلاً، شرعاً اور طبعاً ثابت ہے۔۔۔ اور اس پر حد

مقرر نہ ہونا اس کے ہلکا ہونے کی وجہ سے نہیں، بلکہ اس کی سنگینی کے باعث ہے، کیونکہ (ایک قول کے

مطابق) حد گناہ سے پاک کرنے والی ہوتی ہے۔ (در مختار، جلد 6، صفحہ 45، دار المعرفۃ، بیروت)

بہار شریعت میں ہے : یہ (لواطت کا) فعل نہایت نجیث ہے بلکہ زنا سے بھی بدتر ہے، اسی وجہ سے اس میں حد نہیں کہ بعضوں کے نزدیک حد قائم کرنے سے اس گناہ سے پاک ہو جاتا ہے اور یہ اتنا بُرا ہے کہ جب تک توبہ خالصہ نہ ہو، اس میں پاکی نہ ہوگی۔ (بہار شریعت، جلد 2، حصہ 9، صفحہ 380، 381، مکتبہ المدینہ، کراچی)

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

مجیب : مفتی محمد قاسم عطاری

فتویٰ نمبر : FAM-1147

تاریخ اجراء : 17 شوال المکرم 1447ھ / 06 اپریل 2026ء